تبصرہ کتب

مولانا محمد ابراہیم فانی

انوار الباری شرح اردو صحیح البخاری	افادات :- محدث عصر علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ مرتب :- حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ مکمل سیٹ : ۲۱۰۰ روپے ۔ ناشر :- ادارۃ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

###################

محدث عصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کو علمی دنیا میں خداوند تعالیٰ نے جو اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمایا ہے بہت ہی کم اشخاص کو ایسی شہرت اور یہ عظیم مرتبہ ملا ہوگا ۔ آپکی علمی عبقریت محدثانہ جلالت شان ، فقیہانہ و مورخانہ دقت نظر ، متکلمانہ عظمت وشکوہ اور تمام علوم وفنون میں آپکی بلاغ نظری اہل فکر ونظر سے پوشیدہ نہیں ۔ آپ اپنی بےمثال قوت حافظہ اور محیر العقول ذھن کی وجہ سے نہ صرف ایک چلتا پھرتا کتب خانہ تھے بلکہ علم کے اس دریائے ناپیدا کنار سے غواصی کی بدولت ایسی جوہر آشنا شخصیات پیدا ہوئیں کہ زمانہ ان کی عظمتوں کے سامنے سرخم کیے ہوئے نظر آتا ہے ۔ یوں تو آپ تمام علوم وفنون میں یکتائے روزگار تھے لیکن علم حدیث پر جو عبور آپ کو حاصل تھا اور اس علم کی نکتہ سنجیوں سے آپ جس طرح واقف تھے نہ صرف ماضی قریب بلکہ کئی صدیاں آپکی مثال لانے سے عاجز ہیں ۔

مضت الدهور وما اتين بمثله ولقد اتى فعجزن عن نظرآئه ۰

آپ کا درس حدیث صرف حدیث کے متعلق مباحث تک محدود نہ ہوتا بلکہ علم کلام کی موشگافیوں فصاحت وبلاغت کی باریکیوں لغوی تحقیق صرف ونحو کے لطائف ودقائق ، متعارض احادیث میں عجیب وغریب تطبیق ، مختلف فیہ مسائل میں احناف کے قول کو ادلہ سے ترجیح دینے اور عصر حاضر کے فتنوں کے سدباب کیلئے ذخیرہ احادیث سے استدلال وغیرہ جیسے اہم مواد پر مشتمل ہوتا ۔ یہی وجہ ہے کہ اصحاب ذوق اور ارباب فکر آپ کے درس حدیث کو اپنے لیے حرز جاں سمجھتے ۔

یوں تو علم کے اس بحر مواج سے عظیم علمی شخصیتوں نے کسب فیض کیا ہے اور آپ کے افادات اپنی بساط کے مطابق احاطہ تحریر میں لائے ہیں جن میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ ، مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ ، مولانا عبدالقدیر صاحب قدس اللہ سرہ جیسے جبال علم قابل ذکر ہیں ۔ لیکن آپکی علمی تقاریر کو منفرد انداز میں قلمبند کرنے کا سہرا حضرت امام العصر کے

داماد مولانا سید احمد رضا بجنوریؒ کے سر ہیں ۔ ان افادات کی عظمت اور مقبولیت کے لیے حضرت محدث کشمیری اور مولانا بجنوری رحمہما اللہ کا نام ہی کافی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری شریف کے تمام مروجہ اردو شروح میں انوارالباری کو فوقیت وافضلیت حاصل ہے ۔ اور اہل علم بالخصوص شیوخ الحدیث اور کتب حدیث کے مدرسین حضرات نہ اس کے نام سے ناآشنا ہیں اور نہ اس کے مطالعہ سے مستغنی ۔ اس کی تقاریر کا اسلوب اور انداز اتنا جامع ہے کہ ایسی مبسوط شرح کی موجودگی میں کسی عربی شرح کو ضرورت نہیں رہتی ۔ لیکن اس کے باوجود ایک افسوسناک امر یہ تھا کہ یہ تقاریر اور افادات جتنے نافع تھے اتنے کمیاب اور ناپید ۔ ان افادات کے مطبوعہ اجزاء کا عدد تو ۱۸ ہے لیکن کمیاب ہونے کے باعث جن حضرات کے پاس یہ علمی سرمایہ تھا وہ اسے کسی کو دینے کیلئے تیار نہ تھے ، جبکہ اہل علم کو اس کی شدید ضرورت تھی ۔ چنانچہ اسی تشنگی کو محسوس کرتے ہوئے ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے اس کے مکمل طبع کرنے کا عزم صمیم کیا اور انتہائی تگ ودو محنت شاقہ اور تلاش بسیار کے بعد اس وقت کامل سترہ حصص کو پاکستان میں پہلی بار شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا ۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ کے مدیر جناب مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب صد مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ کی کاوشوں کی وجہ سے یہ نایاب موتی اور گہر آبدار دوبارہ اہل علم حضرات کی چشم بصیرت کو نور بخشنے کیلئے جلوہ گر ہوا ۔ اور حافظ صاحب نے کتاب کی معنوی حسن کو محسوس کرتے ہوئے صوری لحاظ سے بھی اسے اپنے حسن ذوق کا آئینہ دار بنایا ۔ امید ہے کہ اہل علم حضرات شیوخ الحدیث اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے جوہرشناسی کا ثبوت دیتے ہوئے ادارہ کی اس عظیم خدمت کی عزت افزائی کریں گے ۔

شرح کی ابتداء میں ایک عظیم علمی اور تاریخی مقدمہ ہے جوکہ بذات خود ایک علمی دائرۃ المعارف اور انسائیکلوپیڈیا ہے ۔ شرح میں جابجا صاحب افادات نے جو علم کلام سے متعلق بحث اور تحقیق کی ہے اس کی لذت اندوزی کے بابت ہم جیسے تہی دامن اور طفلان مکتب کیا تبصرہ کرسکتے ہیں ؟ انوارالباری کی اہم خصوصیات یہ ہیں : اس میں بخاری شریف کا پورا متن اعراب کے ساتھ اور اردو ترجمہ و تشریحات ، بخاری شریف کی قدیم عربی شروح فتح الباری ، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری سے اہم مباحث وضاحت کے ساتھ درج ہیں ۔ دوسرے اکابر حضرت گنگوہیؒ ، شیخ الہندؒ ، حضرت مدنیؒ اور حضرت تھانویؒ کی تقاریر درس ترمذی اور بخاری کے افادات علمیہ بھی شامل ہیں ۔ حضرت کشمیری صاحبؒ کی مطبوعہ درس ترمذی و بخاری و ابوداؤد کی تقاریر ملفوظات عالیہ اور غیر مطبوعہ